بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

(نارتھ کراچی)

رئیس دارالافتاء حضرت اقدس مفتی سید نجم الحسن امروہوی مدظلہ

تاریخ الوصول ۲۴/جنوری ۲۰۰۹ء، ۲۶/محرم الحرام ۱۴۳۰ھ — الرقم المسلسل ۳۵۲۱ / ۱۴۸۶

تاریخ الاجراء ۳۰/جنوری ۲۰۰۹ء / ۳/صفر المظفر ۱۴۳۰ھ — رقم الایصال

سوال......کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱)۔اگر کسی شخص نے کتاب ہدیہ کی اور اس میں لکھا ''سلام علیک کلما فتحت الکتاب ''،تو کیا اس سے موہوب لہ پر ہر دفعہ کتاب کھولنے پر رد سلام واجب ہوگا؟

(۲)۔رکوع میں کہنیاں سیدھی ہونی چاہئیں یا ان میں خم ہو؟

المستفتی

ابوالقاسم محمد راشد ڈسکوی

الجواب حامداً و مصلیاً......صورت مسئولہ میں اگر یہی صفحہ کھولتا ہے جس پر مذکورہ عبارت لکھی ہے تو سلام کا جواب دینا واجب ہے اور اگر کسی اور جگہ سے کتاب کھولتا ہے تو پھر جواب دینا واجب نہیں ہے۔

(۲)۔رکوع کی حالت میں کہنیاں کس حال میں رکھی جائیں اس بارے میں کوئی صریح جزئیہ تو نظر سے نہیں گزرا۔البتہ حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہ نے اپنی کتاب ''نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے'' (صفحہ:۱۰) میں یہ تصریح کی ہے کہ رکوع کی حالت میں کہنیاں سیدھی تنی ہوئی ہونی چاہئیں ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔

لمافی الترغیب والترھیب(۲۸۶/۳): وعن أبی امامة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ''إن اولی الناس بالله من بداهم بالسلام''۔

وفی الشامیة(۴۱۵/۶) : أقول: المتبادر من هذا أن المراد رد السلام الکتاب لا رد الکتاب، لکن فی الجامع الصغیر للسیوطی رد جواب الکتاب حق کرد السلام قال شارحه المناوی: أی اذا کتب لك رجل بالسلام فی کتاب ووصل الیك وجب علیك الرد باللفظ أو بالمراسلة وبه صرح جمع شافعیة، وهو مذهب ابن عباس وقال النووی: ولو أتاه شخص بسلام من شخص أی فی ورقة وجب الردفورا۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہٗ

عصمت اللہ کوئٹوی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

دارالافتاء

۱۴۳۰ صفر

4 FEB 2009

رئیس دارالافتاء

المفتی السید نجم الحسن الامروھوی

Scanned by CamScanner